(آخری قسط) مولانا حذیفہ غلام محمد وستانوی*

سقوط غرناطہ کی کوکھ سے امریکہ کا جنم (ایک دریافت)

(یعنی امریکی مظالم کی تاریخ حقائق کے آئینے میں)

کولمبس کا مختصر تعارف:

کرسٹوفر کولمبس ۱۴۵۱ میں اٹلی میں اون اور ریشم کے پارچہ باف ڈومینی کولمبس کے ہاں پیدا ہوا اور جلد ہی لکھنا پڑھنا سیکھ گیا، کم عمری میں ہی اپنے باپ کے کاروبار میں شریک ہوگیا لیکن اسکی دلچسپی ہمیشہ بحری جغرافیے سے رہی ،نوعمری میں ہی کولمبس نے بحری نقشے بنانے اور سمجھنے شروع کردیئے تھے۔۱۴رسال کی عمر میں وہ بحری جہاز پر ملاح کی حیثیت سے ملازم ہوگیا اور ۲۱ سال کی عمر میں اس کا شمار بحری مہم جوؤں میں ہونے لگا۔۱۴۷۷ میں کولمبس مستقلاً پرتگال میں آبسا چونکہ پندرہ ویں صدی میں پرتگال کے ساحلوں سے بحری مہم جوئی اٹلی کی نسبت زیادہ منفعت بھری تھی۔

1478 میں لزبن میں کولمبس کی شادی پورٹو سانٹو کے گورنر بارٹولوموکی بیٹی فلیپا مونیز سے انجام پائی۔اسی دوران کولمبس کے ذہن میں ایسی بحری مہم جوئی کا سوال سنجیدگی سے ابھرنے لگا کہ جس کا نتیجہ مالی منعفت، حیران کن نتائج اور نامعلوم زمینوں کی دریافت سے ہو۔گورنر بارٹولوموجو بھی بحری مہم جوئی سے وابستہ رہا تھا اور سمندری جغرافیے پر حیران کن حد تک سائنسی معلومات رکھتا تھا۔کولمبس کا بہترین رہنما ثابت ہوا۔ بارٹورموکی وفات پراس کے تمام کاغذات اور کتابیں کولمبس کے تصرف میں آگئیں جن میں تفصیلی سمندری نقشے ، چارٹ،سمندر میں مختلف علاقوں کے موسمی حالات ، پانی کا دباؤ،لہروں کی اٹھان،امکانی مصائب،بحری مہم جوؤں کے انٹرویوز،بحری جہازوں کی موزونیت اوراسی طرح کی بیش بہا معلومات نے کولمبس کے مغرب کی طرف سے مشرق میں پہونچنے کے نظریہ کو صیقل کردیا۔کولمبس اپنے تجربے معلومات اور تحقیق سے اس نظریہ میں پختہ ہو چکا تھا کہ انتہائی مشرق میں مغرب کی طرف سے سمندری راستے سے پہنچا جاسکتا ہے۔

غالبا کولمبس نے اپنے اس نظریہ کی بنیاد مارکو پولو کے اس نظریہ پر رکھی جس میں مارکو پولو نے قبلائی خان کے عہد میں چین کا محل وقوع جزائر کیری کے متواتر قرار دیا تھا۔سو کولمبس کے خیال میں یہ عین ممکن تھا کہ اگر وہ جزائر کیری سے بحری مہم کا آغاز کرے تو وہ مغرب کی سمت سے سمندر میں سفر کرتے ہوئے بالآخر مشرق میں پہنچ سکتا ہے۔اس کے

علاوہ پندرویں صدی میں زمین کے گول ہونے کے بجائے بیضوی مانا جانا اور تمام سمندرں کا آپس میں جڑے ہونے کا تصور بھی کولمبس کو اپنے نظریہ پر ثابت قدمی سے جمے رہنے پر مائل رکھتا تھا۔

پندرھویں صدی کے مہم جوؤں کی مجبوری کے عین مطابق کولمبس کو بھی ایک ایسے مقتدر اعلیٰ سر پرست کی ضرورت تھی کہ جو اس کی دریافت کردہ دنیا کو قانونی سیاسی مالی وفوجی تحفظ فراہم کر سکے تا کہ وہاں پر آبادکاری کے حقوق محفوظ رکھے جا سکیں اور نئی دریافت کردہ کالونی قانونی ملکیت کے حصار میں آکر کسی اور کے دعوی ملکیت سے محفوظ ہو جائے۔ سر پرستی کی اس ضرورت کے مدنظر کولمبس نے ۱۴۸۱ میں پرتگال کے بادشاہ جان دوئم سے اپنی بحری مہمات کی کفالت اور سر پرستی کرنے کی درخواست کی جو پرتگال کی جغرافیائی کونسل نے مسترد کر دی۔ اسی طرح ۱۴۸۲ میں برطانیہ اور ۱۴۸۴ میں فرانس کے بادشاہ نے بھی کولمبس کی درخواست کو شرف قبولیت سے محروم رکھا۔ ۱۴۸۵ میں کولمبس اسپین کے شاہی دربار سے مدد حاصل کرنے کی غرض سے اسپین آیا اور قرطبہ میں مقیم ہو گیا۔ یوں وہ قرطبہ، غرناطہ اور سرقسطہ میں امراء اور حکام کو اپنی مہم جوئی کے منصوبے کے حق میں استوار کرتا رہا۔ اندلس میں کولمبس کا قیام طویل اور انتظار طویل تر ہوتا گیا چونکہ اس دوران اسپین کے اکثر ریاستی حکمران مسلمانوں کے خلاف نبرد آزمائی میں مصروف تھے۔ کاسٹائل کی ملکہ ازابیلا اور آراگون کا بادشاہ، دونوں کی مشترکہ افواج کے ذریعے سپین کو متحد کرنے اور وہاں سے مسلمانوں کی بیخ کنی کر کے سپین کو عیسائی چرچ کے تحت لانے کے منصوبے پر کاربند تھے۔

۱۴۹۲ میں اندلس کی آخری مسلمان حکومت کے سقوط کے ساتھ ہی ملکہ ازابیلا نے اپنی سلطنت کو دور دراز تک وسعت دینے، شاہی خزانے کو بھرنے اور ملک ہوس گیری کی تسکین کی خاطر کولمبس کے نئی دنیا کی دریافت کے منصوبے پر بات چیت کے لئے اسے شرف ملاقات بخشا۔ ملکہ ازابیلا کے مذہبی مشیر فادر مارچینا نے اس ملاقات کا احوال اپنی یادداشتوں میں قلم بند کیا ہے۔ فادر مارچینا لکھتا ہے کہ:

''۷ اپریل ۱۴۹۲ کی صبح ملکہ ازابیلا نے کولمبس کے لئے طلب کیا تو وہ اپنے شوہر فرڈی ننڈ کی نسبت کولمبس سے زیادہ گرمجوشی اور خوش اخلاقی سے پیش آئی۔ وہ اپنے شاہانہ جاہ وجلال کے ساتھ قیمتی آرام دہ کرسی پر اپنے شوہر فرڈی ننڈ کے پاس ہوئی تھی جبکہ فرڈی ننڈ قدرے لاتعلق اور بے زار نظر آتا تھا۔ ملکہ کے ریشم جیسے سنہرے بال، گہری نیلی آنکھیں اور مدہم آواز ماحول کو طلسماتی بنائے ہوئے تھی اور وہ اپنے شوہر سے زیادہ مذہبی اور دوراندیش نظر آتی تھی۔ ملکہ کا ہم عمر کولمبس ملکہ کے سامنے دست بستہ وخمیدہ کھڑا تھا۔ اس موقع پر ملکہ ازابیلا اور کولمبس کے درمیان براہ راست یوں مکالمہ ہوا''۔

ملکہ ازابیلا کیا توقع رکھتے ہو؟

''کولمبس: مجھے امیر البحر کا خطاب اور مراعات تفویض کی جائیں اور میں جن ملکوں کو فتح یا دریافت کروں

وہاں مجھے سپین کی شاہی حکومت کا وائسرائے مقرر کیا جائے۔اس کی علاوہ نو دریافت کردہ علاقوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کا دسواں حصہ میرے لئے مختص ہو جبکہ میں اس بحری مہم کے کل اخراجات کے آٹھویں حصے کی ذاتی سرمایہ کاری کی وضاحت ہونی چاہئے۔کولمبس: اس آٹھویں حصہ کی ذاتی سرمایہ کاری کے عوض متوقع آمدنی میں سے مزید آٹھویں حصے کے حصول کی توقع رکھتا ہوں۔میں جو بھی علاقے اور ملک دریافت یا فتح کروں گا وہاں پر عیسائیت پھیلانے کا' کام صدق دل اور پوری کوشش سے کروں گا۔میں نا معلوم زمینوں پر عیسائیت کا نمائندہ بن کر اور عیسائی چرچ کا پیغام لے جانا چاہتا ہوں۔میں دریافت کردہ ملک سے ہونے والی آمدنی کا معقول حصہ یروشلم میں مسلمانوں سے عیسائی معبد گاہوں کی بازیافت میں خرچ کرنے کا مضبوط ارادہ رکھتا ہوں'۔۳۔(امریکن ہسٹری۔جلد اول ۱۸۰۰)

کولمبس کے خیالات پر ملکہ ازابیلا فرط مسرت سے جھوم اٹھی اور بے ساختہ کہا کہ اگر اس بحری مہم کے لیے مجھے اپنے جواہرات بھی رہن رکھنا پڑیں تو میں دریغ نہیں کروں گی۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ بادشاہ فرڈی ننیڈ' کولمبس کے منصوبے پر تحفظات رکھتا تھا' ازابیلا نے کولمبس کی تمام شرطیں خوشدلی سے تسلیم کرتے ہوئے اسے جلد از جلد اس بحری مہم پر روانہ ہو جانے کی ہدایت کرتے ہوئے رخصت کیا۔

۱۷ راپریل کو غرناطہ میں اس مشہور عالم معاہدے پر دستخط ہوئے جس کی رو سے کولمبس امیر البحر اور نئی دریافت ہونے والی دنیا میں ملکہ ازابیلا کا وائسرائے مقرر ہوا۔معاہدے نے نئی دنیا کی دریافت کی بحری مہم کے لئے کولمبس کو تین بحری جہاز' سونے کے دو ہزار سکے (ماراویدیز) سو، ملاح اور فوجی، سیاسی وقانونی تحفظ فراہم کردیا۔معاہدے پر ملکہ ازابیلا، بادشاہ فرڈی ننیڈ، کرسٹوفر کولمبس، فادر مرچینا اور ملکہ کے مالیاتی معتمد جیس پرٹریزو کے دستخط ثبت ہیں۔اس اعلانیہ معاہدے کے سواء اندرخانے بھی کچھ یقین دہانیاں اور وعدے وعید ملکہ اور کولمبس کے درمیان فادر مرچینا اور کارڈینیل ہرنینڈ وٹالاویرا کے توسط سے ہو چکے تھے جبکہ ملکہ کے یہودی مصاحبین نئی دنیا کی دریافت کے منصوبے کے حق میں ملکہ ازابیلا پر شدید دباؤ ڈال رہے تھے جن میں مالی دباؤ سرفہرست تھا۔

اس خفیہ معاہدے میں کولمبس کی طرف سے اسپین کے کیتھولک چرچ کے سربراہ فرائے پریز کی شخصی ضمانت اور چرچ کی کاوشیں بھی شامل تھیں۔ملکہ کو یہ یقین دلایا جا چکا تھا کہ کولمبس دریافت کردہ نئے ممالک سے حاصل کردہ سونا، ہیرے، جواہرات، غلام خدمت گار اور نوادرات کے ڈھیر لگا دے گا جس سے نہ صرف ملکہ کے ذاتی اثاثوں میں اضافہ ہوگا بلکہ اس سے اسپین کے سرکاری خزانے کو بھی سہارا ملے گا جو مسلسل جن کی اخراجات کی بناء پر دیوالیہ کے قریب پہنچ چکا ہے۔(واضح رہے کہ سقوط غرناطہ کے بعد فاتح عیسائی حکمرانوں کے خزانے الحمراء سے ملنے والی دولت کے بل بوتے پر دیوالیہ ہونے سے محفوظ رہے تھے۔)

چھ ماہ کی مختصر مدت میں اسی معاہدے کے بطن سے امریکہ نے جنم لیا یوں ملکہ ازابیلا کی خون آشامی، اس کی

سرشت میں رچی ہوئی بے رحمی، اسلام دشمنی، سرمایہ داری، انسانی خون کی منہ لگی لذت اور نسل کشی سے حاصل ہوا تھا اسپین سے امریکہ پہنچ گیا۔ پندرہویں صدی کے آخر آخر اگر اندلس کے مسلمان حکمران اس قدر کمزور نہ ہو گئے ہوتے اور مزید کچھ عرصہ مسلم اقتدار قائم رکھ سکتے تو کیا عجب کہ کولمبس کو اپنی درخواست کسی مسلمان امیر کی خدمت میں پیش کرنی پڑتی اور امریکہ کا نیا براعظم مسلم اقتدار سے وابستہ ہوتا۔

ہے کہاں تمنا کا دوسرا قدم یارب ہم نے دشت امکاں کو ایک نقش پا، پایا

جس امریکہ کی دریافت پر ملکہ ازابیلا جیسے اسلام دشمن کی مہر ثبت ہے اس امریکہ سے مسلم امہ کو نقصان تو پہنچ رہا ہے، لیکن جس کی توقع مسلمان حکمرانوں نے امریکہ سے وابستہ کر رکھی ہے، کبھی نہیں ہوگا۔ امریکہ کی ساخت اور سائے کی ہی اپنی ہیئت ترکیبی میں مسلمانوں کے خلاف اور ناحق خون مسلم پر استوار ہے، اسے کسی بھی طرح مسلم اُمہ کے حق میں رام نہیں کیا جاسکتا۔ مسلمانوں کو جب بھی پہنچے گا امریکہ سے نقصان ہی پہنچے گا۔ مسلمانوں کے حق میں امریکی حمایت کی بیل کا منڈھے چڑھنا ممکن ہی نہیں ہے۔ امریکی دریافت کے پس منظر میں ملکہ ازابیلا کی اسلام دشمنی اور مسلمانوں کی ہزیمت اہم ترین عنصر کے طور پر کارفرما ہے اس کیمسٹری کو بدلا نہیں جاسکتا۔ (ہوئے تم دوست جس کے: ص ۲۶ تا ۳۲)

کولمبس یہودی تھا: یہودی النسل ہونے کی وجہ سے کولمبس اندلس میں روز اول سے ہی یہودیوں کا مہمان آنکھ کا تارہ اور رازداں بنا رہا تھا۔ جوزف ایڈلر اپنے مقالے میں لکھتے ہیں کہ:

"یہ بات متنازع اور شک وشبے سے بالا ہے کہ کولمبس کی بحری مہم کو ممکن بنانے میں یہودیوں' مارانوس طور پر راسخ (پوشیدہ طور پر راسخ العقیدہ یہودی) اور کنورسوس (جو یہودیت سے عیسائیت کر چکے تھے) کا گہرا ہاتھ ہے۔ ان یہودی عناصر کی خفیہ واعلانیہ مدد وحمایت کے بغیر کولمبس کی بحری مہم تشنہ رہ جاتی۔

اسپین میں یہودیوں کے زوال کے بعد یہودیوں کے سامنے سب سے بڑا سوال یہ تھا کہ وہ اب کہاں جائیں چونکہ یہ طے ہو چکا تھا کہ ترک یہودیت کے باوجود بھی وہ اب ہسپانیہ میں محفوظ نہیں رہے تھے۔ اس اثناء میں جبکہ کولمبس ملکہ ازابیلا سے نئی دنیا کی دریافت کی سرپرستی کا خواہاں ہوا تو اندرخانے یہودی کولمبس کی حمایت پر کمربستہ ہو چکے تھے۔ یہودیوں کو نئی دنیا کی دریافت میں وہ ملک نظر آنا شروع ہو گیا تھا کہ وہ جہاں سپین میں ہزیمت کے بعد پھر سر اٹھا سکتے تھے۔ سو اسپین میں یہودی اشرافیہ جو ملکہ وبادشاہ کے حلقہ خاص میں تھی ہر قیمت پر ملکہ ازابیلا سے کرسٹوفر کولمبس کی بحری مہم کی منظوری حاصل کرنے میں سینہ سپر ہوگئی۔ اس راہ میں سب سے پہلا پتھر جامعہ سلیمانکا کے یہودی پروفیسر اور سائنداں اور ارہام زیکیٹو (1515-1450) کو ہٹانے کی ہدایت کی گئی جنہوں نے کولمبس کے منصوبے سے اتفاق کرتے ہوئے اس کے حق میں ملکہ وبادشاہ کو سب سے پہلا خط لکھا۔ لوئیس کریڈو سے مدد کا خواستگار ہوا جسے شاہی دربار کے امراء میں امتیازی مقام حاصل تھا۔ لوئیس کریڈ نے کولمبس کا تعارف اپنے عم زاد کارڈینیل پیڈرو منڈوزا

جو کہ ٹولیڈو کا اسقف اعظم تھا' سے کرایا۔ ان دونوں کی باہمی قرابت داری اپنے یہودی ددھیال کی وجہ سے کولمبس کے لیے نیک شگون ثابت ہوئی بظاہر تو یہ دونوں امراء ملکہ ازابلہ کی خوشنودی کی خاطر عیسائی ہو چکے تھے لیکن عیسائی انتہا پسند انہیں مارانوس (خفیہ یہودی) سمجھتے اور ان کے قتل کے درپے تھے۔ لوئیس کریڈو نے شاہی دربار میں اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے کارڈینل پیڈرو منڈوزا کو اسی مغرافیائی کونسل کا سربراہ مقرر کرادیا، جس کے پاس کولمبس کا کیس نظر ثانی کے لیے آنے والا تھا۔ ادھر لوئیس کریڈو نے ملکہ و بادشاہ کو نئی دنیا کی دریافت کے منصوبے کے حق میں استوار کرنا شروع کر دیا حتی کہ وہ اس بات میں کامیاب ہو گیا کہ ملکہ ازابیلا کم ازکم کولمبس کو شرف ملاقات ضرور بخشیں۔

کولمبس کے منصوبے کے حق میں یہ ساری پیش قدمی اس قدر سرعت اور پراسرار طریقے سے انجام دی گئی کہ ملکہ ازابیلا و بادشاہ کے حضور کولمبس کی پیشی سے پہلے ہی ملکہ کو کارڈینل پیڈرو منڈوزا کا خط موصول ہو چکا تھا جس میں جغرافیائی کونسل نے کولمبس کی بحری مہم کی حمایت کر دی تھی۔ کولمبس سے ملاقات کی بعد بھی بادشاہ فرڈی ننینڈ اور ملکہ ازابیلا کولمبس کی بحری مہم پر تحفظات سے بالا نہیں تھے انہوں نے منصوبے کی مزید چھان بین، تحقیق اور افادیت پر کہنے کے لیے سکالرز کمیشن قائم کر دیا اور اس کی سربراہی ملکہ ازابیلا نے اپنے مذہبی مشیر اعلیٰ ہرنینڈ وٹالاویرا (۱۵۰۷/۱۴۲۸) کو سونپ دی۔ ہرنینڈ وٹالا جو کہ ایک یہودی خاتون کا پوتا اور مارانوس (خفیہ وراسخ العقیدہ یہودی) شمار ہوتا تھا، برس ہا برس ادارہ احتساب کے زیر عتاب رہا تھا جہاں اس پر یہ ثابت کرنے کے لیے مقدمہ قائم تھا کہ وہ اب یہودی نہیں رہا بلکہ حقیقتاً عیسائی ہو چکا ہے۔ ہرنینڈ وٹالاویرا کا مقدمہ قرطبہ کے محتسب اعلیٰ راڈریگوز لیو کی عدالت میں عرصہ دراز تک چلتا رہا جس سے ٹالاویرا خبالت، ندامت اور دباؤ میں مبتلا رہا۔ اسی اثناء میں ملکہ کا معتمد خاص اور بااثر یہودی ابراہام سینئیر اور بادشاہ فرڈی ننینڈ کا مشیر مالیات (ایک اور بااثر یہودی آئزک بن یہودا ابراوانل کولمبس کی حمایت پر کمر بستہ ہو گئے۔ ہسپانیہ کے خفیہ، اعلانیہ، راسخ اور مرتد ہر قسم کے یہودی کولمبس کی مہم جوئی کے حق میں یک زبان ہو چکے تھے۔ واضح رہے کہ یہ وہی یہودی ابراہام سینئیر ہے جس نے محاصرہ غرناطہ کے آخری دنوں میں جب کہ عیسائی افواج شدید مالی دباؤ کی وجہ سے مشکلات کا شکار تھیں تو اسی یہودی نے ملکہ و بادشاہ کے لیے اپنے قارونی خزانوں کے منہ کھول کر سقوط غرناطہ کی تکمیل میں کلیدی کردار کیا تھا جب کہ بادشاہ فرڈی ننینڈ کا مشیر خاص ہونے کی وجہ سے یہی آئزک بن یہودا، سقوط غرناطہ کی شرائط طے کرنے میں پیش پیش رہا تھا۔

ضحاک بائیر لکھتے ہیں کہ ''سقوط مالغا کے فوراً بعد وہاں سے مسلمان اور یہودی دونوں نابود ہو گئے تو ابراہیم سینئیر اور آئزک بن یہودا، اپنے یہودی رفقاء کی معیت میں مالغا میں کولمبس سے ملے جس میں کولمبس کی بحری مہم کی تفصیلات طے کی گئیں۔'' ۲۔ (ضحاک بائیر: ۱۹۶۱) (ہوئے تم دوست جس کے: ص ۱۳۷ تا ۱۳۹)

امریکہ کی بنیاد میں دہشت گردی شامل ہے: جو امریکہ دنیا میں حقوق انسانی، جمہوریت، مساوات، حفظ ماتقدم کا دعوی کرکے دہشت گردی کی جنگ لڑ رہا ہے، اس کی تو بنیاد ہی دہشت گردی و بربریت، قتل و غارت گری پر پڑی، اس لیے کہ ''کولمبس جس زمیں پر ۱۲راکتوبر ۱۴۹۲ء کو اپنے قافیے کے مطابق ایشاء کے مشرقی ساحل پر لنگر انداز ہوا جب کہ حقیقۃً وہ شمالی امریکہ کے جزائر بہاماس (غرب الہند) میں آنکلا تھا''۔ (ہوئے تم دوست جس کے: ص ۱۴۶)

جہاں ایک سادہ اور شریف ریڈ انڈینیز کے اراوک قبائل آباد تھے۔

اراوک قبائل کے ان ریڈ انڈینیز کا رویہ دوستانہ اور طور طریقے مختلف تھے۔ کولمبس نے اس امریکہ کے باد جود کہ ان جزیروں میں پہلے سے ہی لوگ آباد ہیں اور وہ اپنے قاعدے قانون، رسم رواج، مذہب اور ثقافت کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں، ان جزیروں پر سپین کی شاہی حکومت کی ملکیت کا دعوی کردیا۔ اس علاقے کو سان سالویڈور کے نئے نام سے منسوب کیا اور مقامی آبادی کو ''انڈیز'' کہا گیا۔ مقامی لوگوں سے اپنی ملاقات کے بارے میں کولمبس نے اپنے روزنامچے میں لکھا:

وہ ہمارے لیے رنگ برنگ پرندے، روئی کے گٹھے، کمانیں اور دوسری اشیاء لے کر آئے اور ہم سے بدلے میں بیلوں کی گردن میں ڈالنے والی گھنٹیاں اور شیشے کی لڑیاں لے گئے۔ یہ لوگ اشیا کے بدلے اشیاء پر ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ انکے جسم مضبوط اور صحت مند ہیں۔ یہ لوگ سادہ، جفاکش اور بے نظر آتے ہیں۔ ان لوگوں کو نہ تو ہتھیاروں کے استعمال کا علم ہے نہ ہی یہ کسی ہتھیار سے مسلح ہوتے ہیں جب میں نے اپنی تلوار ان لوگوں کو دکھائی تو بیشتر نے اپنی انگلیوں اور ہاتھوں کو تیز دھار تلوار سے زخمی کرلیا۔ یہاں پر ابھی تک لوہے کا استعمال شروع نہیں ہوا ہے ان کے تیر کمان لکڑی، گنا اور بانس سے بنے ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں یہ لوگ بہترین خدمت گار اور اچھے غلام ثابت ہوں گے۔ ہم صرف پچاس لوگوں کی مدد سے تمام مقامی آبادی پر غلبہ حاصل کرکے انہیں با آسانی غلام بنا سکتے ہیں۔ 2 (کرسٹوفر کولمبس: 1492)

ریڈ انڈینز کے بارے میں یہ پہلی تحریر تھی جسے ضبط تحریر میں لایا گیا اور تاریخ نے حیات انسانی کے بدترین المیے اور ہولناک نسل کشی پر اپنے صفحے سیاہ، اور دامن سرخ کرلیا۔ اس مختصر سی تحریر نے آنے والی پانچ صدیوں کو جتنا متاثر کیا اور انسانی لہو کا جس قدر خراج لیا، تاریخ عالم میں شاید ہی کوئی اور تحریر اتنے بڑے پیمانے پر قتل و غارت گری کی بناء بنی ہو۔ بہترین خدمت گاروں اور اچھے غلاموں کے حصول نے زور باندھا اور پچاس لوگوں کی مدد سے غلبہ حاصل کر لینے کے یقین نے ملکوں ملکوں قسمت آزمائی کی لیکن نہ غلام ہاتھ آئے نہ آسانی سے غلبہ ملا، جو ملا تو اس کی بھاری قیمت دینی پڑی۔ (ہوئے تم دوست جس کے: ص ۱۴۷)

سفاک اور ظالم کے ساتھ مہذب یورپ کے عقیدت کا حال: ان شریفوں کے ساتھ ظالم کولمبس نے نئی دنیا

کے دریافت اور اندلس اسٹیٹ کے قیام کے نام ایسے مظالم کئے تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی، اس لیے کہ سولین ریڈ انڈینز کو فنا کے گھاٹ اتار دیا گیا، جو کولمبس سولین ریڈ انڈینز کا خونخوار قاتل ہے، آج اپنے مہذب ہونے کا دعوی کرنے والے یورپ کا یہ حال ہے کہ امریکہ میں کولمبس کے ۱۰۵ مجسمے ۱۴۰ آسائشی کتبے اور ۲۰ تعویذی سیلیں آویزاں کی گئی ہیں۔ یورپ اور شمالی امریکہ میں کولمبس کے پانچ صد مجسمے دو ہزار سے زیادہ یادگاریں اس کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے بنائی گئی ہے۔ (مستفاد از ہوئے تم دوست جس کے: ۱۵۱)

امریکہ کی حالیہ دہشت گردیاں: امریکہ کے مظالم اور دہشت گردی کا سلسلہ ابھی تھمانہیں کیوں کہ ایک سروے کے مطابق امریکہ اب تک ۲۱۶ امریکہ سے باہر اراضی پر حملے کر چکا ہے، جس میں بھی ۲۳ رملکوں پر دمار اور ہلاکت خیز ہتھیار یعنی بم اور میزائیل داغ چکا ہے، جس کے نتیجہ میں ایک کروڑ چوبیس لاکھ سے زائد انسانوں کو تہہ تیغ کر دیا گیا ہے، یہ تو سو سالہ امریکی مظالم کا ایک اندازہ ہے ورنہ عدد تو اس سے بھی کہیں زیادہ ہوگا۔

(المجتمع کویت عدد ۱۷۸۶، ۱۷ارمحرم ۱۴۲۹ھ، ۲۶/۱/۲۰۰۸ء، ص ۳۰)

حالات کیسے بدل سکتے ہیں؟ ان اللہ لایغیر ما بقوم حتی یغیر ما بانفسھم ۔ اللہ اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت بدلنے کی فکر نہ کرے۔ اسی کو علامہ اقبال نے کہا:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو فکر جسے اپنی حالت بدلنے کی

معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ ہمارے اعمال کی ہلاکت خیزیاں ہیں ایک جگہ ارشاد خداوندی ہے: ظہر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس.

خشکی اور تری میں فساد برپا ہوگیا، لوگوں کے کئے ہوئے اعمال کی وجہ سے۔

لیذیقھم بعض الذی عملوا. تا کہ ان کے کیے کے بعض کا مزہ چکھائے۔

میرے عزیزو! ہمارے اعمال کتنے بگڑے ہوئے ہیں کہ بعض کی جزا اتنی زبردست ہے تو کل قیامت میں کل کی جزاء کا کیا حال ہوگا؟ کیوں سزا دی جارہی ہے، لعلھم یرجعون. تا کہ لوگ اللہ کی طرف رجوع کرے۔ ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمالکم عُمّالکم تمہارے اعمال وہی تمہارے عُمّال ہیں۔ یعنی اعمال جتنے اچھے ہوں گے، حُکام اور اُمراء، لیڈر اور ذمے دار، اللہ کے جانب سے اتنے اچھے مقرر کئے جائیں گے، اور اعمال جتنے بدتر ہوں گے، اتنی ہی بدترین، فسادی، شریر حکام، اُمراء اور لیڈر مسلط کئے جائیں گے۔ لہٰذا ہمیں اپنے اعمال اور ایمان کو درست کرنے کی فکر کرنی چاہیے، حالات اللہ بدل کر رکھ دیں گے۔ انشاء اللہ!

لائحہ عمل

(۱) ایمان کو مضبوط اور قوی کیا جاوے، اور ایمان مضبوط ہوتا ہے عمل صالحہ کے کرنے سے، نماز، روزہ، زکوٰۃ فرائض، واجبات، اور سنتوں کو بجالانے کی فکر کی جائے۔

(۲) علم دین کی بنیادی اور ضروری باتوں کو جاننے کی فکر کریں کہ اسلامی صحیح عقائد کیا ہے، روزانہ پیش آنے والے مسائل کا اسلامی صحیح حل کیا ہے؟ نماز کے ضروری مسائل، روزہ کے ضروری مسائل، اور تاجر کو تجارت کے مسائل اجیر کو اجرت کے مسائل، کاشت کار کو زراعت کے مسائل علم حاصل کرنا ضروری اور فرض ہے، تاکہ حلال وحرام کے درمیان تمیز کر سکے۔

(۳) امر بالمعروف ونہی عن المنکر، یعنی لوگوں کو بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی فکر کریں۔

(۴) دعا کا اہتمام کریں، اپنی ہر ضرورت کو اللہ سے مانگے۔

(۵) فیشن پرستی اور مادہ پرستی سے خود بھی بچیں اور اہل خانہ کو بھی بچائیں، اور دور رہنے کی تلقین کریں۔

(۶) قرآن کی تلاوت سے گھروں کو آباد کریں، گانے اور موسیقی سے اجتناب برتیں۔

(۷) خیر کے راستہ میں ایک دوسرے کا تعاون کریں، حسد، بغض وعناد سے دور رہنے کی کوشش کریں۔

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لسانی محبت کے ساتھ ساتھ قلبی وعملی محبت وعشق کا مظاہرہ کریں۔

(۹) ہر عمل صالح کو کرتے وقت یہ نیت کریں کہ میں اللہ کو راضی کرنے کے لیے یہ کام اللہ ہی کی توفیق سے کر رہوں، تاکہ عمل کو قبولیت کا شرف حاصل ہوجائے، اور مزید عمل کی توفیق ہو۔

(۱۰) ہر اچھی نعمت کے ملنے پر شکر ادا کریں کیوں کہ شکر سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے، اور ہر برے عمل پر توبہ استغفار کریں اور حتی الامکان ہر چھوٹی بڑی نیکی کو کر گذریں، اور ہر چھوٹی بڑی برائی سے پرہیز کریں۔

تلك عشرة كاملة

اللہ رب العزت ہمیں ظالم کے ظلم اور ہمارے اپنے نفس کے شر سے محفوظ رکھے اور اعمال صالحہ کی توفیق اخلاص کے ساتھ عطا فرمائے، تاکہ مدد اور نصرت کے دروازے ہم پر کھل جائے اور دنیا وآخرت میں عزت اور کامیابی سے ہم کنار ہوجائیں۔ اللهم انا نجعلک فی نحورهم و نعوذبک من شرورهم، اللهم انا نعوذبک من شرور انفسنا و من سيآت اعمالنا، الله انا نعوذبک من الفتن ما ظهر منها و ما بطن، اللهم ربنا اغفرلنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الكافرين، اللهم لاتجعلنا فتنة للقوم الظالمين و نجنا برحمتک من القوم الكافرين۔ آمین یارب العالمین!